99585 ـ طلاق رجعی کی حالت میں بیوی کی جانب سے فطرانہ ادا کرنا

سوال

ایك عورت کو اس کے خاوند نے صرف ایك طلاق دی تو کیا اس کی جانب سے فطرانہ ادا کرنا واجب ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

فطرانہ کی ادائیگی انسان پر فرض ہے، اور اس کی جانب سے بھی ادائیگی فرض ہے جس کا اس کے ذمہ خرچ ہے مثلا بیوی اور اولاد وغیرہ اس کی دلیل دار قطنی اور بیہقی کی درج ذیل حدیث ہے:

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس کا خرچ برداشت کرتے ہو ان کی جانب سے فطرانہ ادا کرو "

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے، اسے دار قطنی اور بیہقی نے اور امام نووی اور ابن حجر وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے.

دیکھیں: المجموع (6 / 113) تلخیص الحبیر (2 / 771).

مستقف فتوی کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے:

" فطرانہ ہر انسان پر اپنی اور اس کی جانب سے جس کا اس پر خرچ واجب ہے ادا کرنا فرض ہے، اور ان میں بیوی بھی شامل ہی کیونکہ اس کا خرچ خاوند پر فرض ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (9 / 367).

دوم:

جب عورت کو طلاق دی گئی ہو تو وہ بیویوں کے حکم میں آتی ہے، اس کے وہی حقوق ہیں جو بیوی کے ہیں اسے رہائش اور اخراجات وغیرہ ادا کرنا ہونگے، جب تك وہ عدت میں ہو، اور فطرانہ بھی نفقہ کے تابع ہے، لہذا جب طلاق

والی عورت کا نان و نفقہ خاوند کے ذمہ ہے تو اسی طرح فطرانہ بھی اس کے ذمہ ہو گا.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ہمارے اصحاب کا کہنا ہے: طلاق رجعی والی بیوی کا فطرانہ خاوند کے ذمہ ہے جس طرح ان کا نان و نفقہ ہے " انتہی

دیکھیں: المجموع (6 / 74).

اور مالکی علماء میں سے ابن یوسف المواق کہتے ہیں:

" اگر دخول کے بعد بیوی کو طلاق رجعی دی جائے تو اس کا نفقہ اور فطرانہ کی ادائیگی خاوند کے ذمہ واجب ہے " انتہی بتصرف

دیکھیں: التاج والاکلیل (3 / 265).

اور بعض علماء کہتے ہیں کہ:

" بیوی کی جانب سے خاوند کے لیے فطرانہ کی ادائیگی لازم نہیں، بلکہ یہ بیوی کے ذمہ واجب ہے، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلك یہی ہے، اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی یہی اختیار کیا ہے.

اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (99353) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور خاوند کو چاہیے کہ وہ احتیاط اور بری الذمہ پر عمل کرتے ہوئے طلاق رجعی والی بیوی کی جانب سے فطرانہ کی ادائیگی کرے، اور خاص کر جبکہ فطرانہ تو بہت قلیل ہوتا ہے اور اکثر اس کی ادائیگی میں خاوند کے لیے کوئی مشقت نہیں ہوتی.

واللہ اعلم .